128751 ـ قسم اٹھائی كہ اگر بيٹے نے كسى معين عورت سے شادى كى تو بيوى كو طلاق

سوال

ميرے خاوند نے قسم اٹھائى كہ جب اس نے سنا كہ اس كے بيٹے نے كسى معين عورت سے عقد نكاح كر ليا تو مجھے طلاق يہ علم ميں رہے كہ اس نے يہ قسم پہلے بھى دوسرے مواقع پر دو بار اٹھائى تھى، اور يہ تيسرى بار ہے، اس نے بالفعل سن ليا كہ بيٹے نے كسى عورت سے لكھائى كى ليكن رجوع كر ليا، اور مجھے كہنے لگا: اگر اس نے شادى كا اسٹام ديكھ ليا تو مجھے طلاق دے دےگا، اس سلسلہ ميں دينى حكم كيا ہے ؟ اور خاوند كے متعلق ميرا موقف كيا ہو ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اگر خاوند قسم طلاق كى قسم اٹھائے كہ جب اس نے سنا كہ بيٹے نے كسى معين عورت سے عقد نكاح كيا تو وہ اپنى بيوى كو طلاق دے دےگا، پھر اس نے اسے سن بھى ليا تو يہ طلاق واقع نہيں ہوگى، كيونكہ خاوند كى ظاہرى عبارت سے ظاہر ہوتا ہے كہ صرف سننے سے ہى طلاق نہيں دےگا، بلكہ ضرورى ہے كہ وہ سننے كے بعد طلاق دے.

اس بنا پر خاوند كى جانب سے يہ كلام طلاق كى دھمكى ہے تو اسے حق ہے كہ وہ طلاق دے يا طلاق نہ دے، اور جب وہ طلاق نہيں ديتا تو صرف اس كلام كى بنا پر طلاق واقع نہيں ہو گى.

يہ تو اس صورت ميں ہے جب اس نے كہا ہو كہ وہ اسے طلاق دے دے گا.

ليكن اگر اس نے يہ كہا كہ: جب اس نے يہ سنا تو اس كى بيوى كو طلاق، تو اس كا حكم پہلے الفاظ سے مختلف ہوگا.

جمہور اہل علم كے ہاں صرف سننے سے ہى طلاق واقع ہو جائيگى، اور اسے طلاق دينے كى ضرورت نہيں.

اور كچھ اہل علم كہتے ہيں كہ يہ خاوند كى نيت پر منحصر ہوگا.

اگر تو اس نے بيٹے كو ڈرانا اور دھمكانا چاہا اور اسے اس عورت سے شادى سے روكنا چاہا اور طلاق كا ارادہ نہيں تھا، تو اس كو قسم كا كفارہ لازم ہوگا، اور طلاق واقع نہيں ہوگى.

اور اگر طلاق واقع ہونے كى نيت كى تو صرف خبر سنتے ہى ايك طلاق واقع ہو جائيگى.

خاوند کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور اسے اللہ کی حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے، اور اسے طلاق کے الفاظ استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے جس کے نتیجہ میں احکام اور اثرات مرتب ہوتے ہیں.

اسے معلوم ہونا چاہیے کہ طلاق کے مسائل کا مرجع شرعی عدالت ہے، خاص کر اختلاف اور خاوند کی نیت کا یقین نہ ہونے کے وقت کہ اس نے طلاق کے کلمات کس لیے بولے تھے شرعی عدالت سے رجوع کرنا چاہیے.

واللہ اعلم .